بسم اللہ الرحمن الرحیم

**تاریخ: ۲۰ فروری ۲۰۱۷ء**

## خلافت احمدیہ کی مرکز قادیان میں واپسی

راقم کو بڑی شدت سے یہ تحریک ہوئی ہے کہ عنوان بالا پر سب مومنین جماعت احمدیہ جو کہ دنیا بھر میں مخاطب کروں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت تحریر فرمائی اور آپ کی منشاء کے مطابق انجمن احمدیہ کا وجود عمل میں آیا تو آپ نے اس بات کو تاکید کے ساتھ فرمایا کہ:

''یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے گا کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے'' (روحانی خزائن جلد ۲۰۔ ۳۲۶)

### خلیفہ جماعت احمدیہ، انجمن اور جماعت احمدیہ کا آپس میں تعلق:

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے عنوان بالا سے متعلق استفسار پر یوں فیصلہ فرمایا:

''میرا فیصلہ ہے کہ قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے اور یہ دونوں خادم ہیں۔ انجمن مشیر ہے۔ اُس کا رکھنا خلیفہ کے لئے ضروری ہے''۔

(تاریخ احمدیت جلد ۳، ص ۲۶۲)

### ہجرت:

خلافت احمدیہ کا صدر مقام نیز انجمن احمدیہ کا بھی ۱۹۴۷ء تک قادیان میں رہا لیکن برصغیر کی تقسیم کے وقت جب فسادات اور قانون کی حکمرانی نہ رہی اور حفاظت جان و مال ممکن نہ رہی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پاکستان ہجرت کر گئے اور پھر ربوہ میں اپنا مسکن بنایا۔ وہاں سے آپ تادم وفات ۱۹۶۵ء تک جماعت ہائے احمدیہ کی ساری دنیا میں رہنمائی فرماتے رہے۔

پاکستان میں آنے کے فوراً بعد آپ نے خوب احساس کرتے ہوئے کہ جلد از جلد صدر مقام خلافت کا واپس قادیان میں ہو ممبران مجلس مشاورت سے مندرجہ ذیل عہد لیا۔

عہد۔ مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۴۸ء

''میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز فرمایا ہے۔ میں اُسکے اِس حکم کو پورا کرنے کیلئے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہوں گا اور اِس مقصد کو کبھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا اور میں اپنے نفس کو اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا کی مشیت میں ہو تو اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کیلئے تیار کرتا رہوں گا کہ قادیان کے حصول کیلئے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی کیلئے تیار رہیں۔

اے خدا مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اُس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ الھم امین''

(تاریخ احمدیت جلد ۱۱۔ ص ۳۷۶)

میں حیران ہوں کہ اب اس وقت میں ہمیں کیا روک ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا حکم نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے کئے ہوئے عہد پر عمل نہ کرسکیں۔

جماعت باہم افہام و تفہیم اور استصواب سے ایک متقی اور نفس پاک رکھنے والے شخص کو بھارت سے یا کسی ایسے شخص کو جو وہاں مستقل سکونت کا حق رکھتا ہو آئندہ وقت آنے پر اپنا خلیفہ منتخب کرلیں جو کہ آزادی کیساتھ قادیان سے اپنے فرائض منصبی ادا کرسکے نیز ہندوستان اور ساری دُنیا میں بھی آزادی کیساتھ سفر کرسکے۔ اگر ہم ایسا کرسکیں تو ہم اللہ تعالیٰ

کی وہ تمام برکات سے مستفید ہوسکیں گے جو کہ اُس نے اِس متبرک مقام کو عطا فرمائی ہیں۔ کیا یہ کوئی بڑی قربانی ہے؟ یہاں پر راقم یہ مناسب خیال کرتا ہے کہ ذکر بھی کروں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مندرجہ ذیل مبشر خبر اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الٰہی بشارت:

''مجھے یہ بھی صاف لفظوں مین فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا''

(تذکرہ اردو۔ ص ۲۴۷)

یہ اور بھی وجہ ہے کہ ہماری خلافت کا صدر مقام واپس قادیان میں آئے تا کہ مناسب طریق سے ہندو لوگوں کو اسلام میں داخلہ کیوقت تربیت کرسکیں کیونکہ ایسا ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے۔

مزید راقم جماعت کو یاد دہانی کروانا چاہتا ہے کہ ہم سب کو چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر لفظاً اور معناً کاربند ہو جائیں اور سب قسم کی خلاف ورزیاں اور تحریفات کا ازالہ کریں جو کہ کچھ عرصہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلائے۔ آمین۔ والسلام

فقط احقر چوہدری غلام احمد ۔ محمود ثانی۔